4 شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

4.1 عمومی جائزہ

مالی سال09ء کی پہلی دوسہ ماہیوں پر گذشتہ مالی سال کے اثرات کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی دھچکے برقرار رہے جنہوں نے منڈی اور زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام دشوار بنادیا۔ان گونا گوں دشواریوں کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے بازارِ مبادلہ کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال پر قابو پانے اور مالی منڈیوں کی سرگرمیوں کی سبک روی کو یقینی بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ان اقدامات سے منڈی کی میکانیت کو مستحکم کرنے، قلیل مدت کے اتار چڑھاؤ کو روکنے اور متلاطم جذبات کو ٹھنڈا کرنے میں مدد ملی چنانچہ ملکی معیشت اس پُر آزمائش عرصے سے کسی حد تک سلامتی کے ساتھ نکل آئی۔

سال کے دوران سب سے زیادہ پریشان کُن عامل تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیز رفتار اضافہ تھا جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی (دیکھئے **جدول 4.1**)، ان بلند قیمتوں کا زرمبادلہ کے ذخائر پر زبردست دباؤ پڑا۔ بیرونی حسابات میں بگاڑ نے مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران بازارِ مبادلہ میں حد سے زیادہ تغیر کو جنم دیا (دیکھئے **شکل 4.1** اور **جدول 4.2**)۔

جدول4.1: عربی ہلکے خام تیل کے یومیہ حتمی نرخ

ڈالر میں، تبدیلی فیصد میں

اے آر ایل-او ایس پی اے	بلند ترین نرخ	پست ترین نرخ	اوسط یومیہ حتمی نرخ	سال بسال تبدیلی*
مالی سال03ء	33.1	22.6	27.2	-
مالی سال04ء	37.7	24.9	30.2	11.0
مالی سال05ء	55	32.5	41.2	36.4
مالی سال06ء	69.9	49.9	58.7	42.5
مالی سال07ء	73.8	48.5	61.2	4.3
مالی سال08ء	140.6	66.1	92.6	51.3
مالی سال09ء	**143.6**	**32.7**	**67.1**	**-27.5**

*اوسط حتمی نرخوں میں سال بسال تبدیلی

اسٹیٹ بینک نے پہلی سہ ماہی میں ناقابل قبول حد تک بڑھا ہوا قلیل مدتی تغیر ختم کرنے کے لیے متعدد پیشگی اقدامات کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کے ذخائر مستحکم کرنے کی حکومتی پالیسی میں شرکت کی غرض سے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔اس پالیسی کی کامیابی کے نتیجے میں آئی ایم ایف کا پروگرام بحال ہوا جس سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو وہ سہارا ملا جس کی اسے اشد ضرورت تھی۔ بعد میں تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی سے بھی منڈی کا اعتماد بحال ہونے میں بڑی حد تک مدد ملی۔ چنانچہ جولائی تا اکتوبر08ء کے دوران تغیرات سے بھرپور عرصہ گزارنے کے بعد منڈی بتدریج معمول پر آ گئی اور سال کے بقیہ عرصے میں روپے کی قیمت رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی۔

شکل4.1: م س09ء کے دوران ڈالر اور روپے کی شرح مبادلہ میں ردوبدل

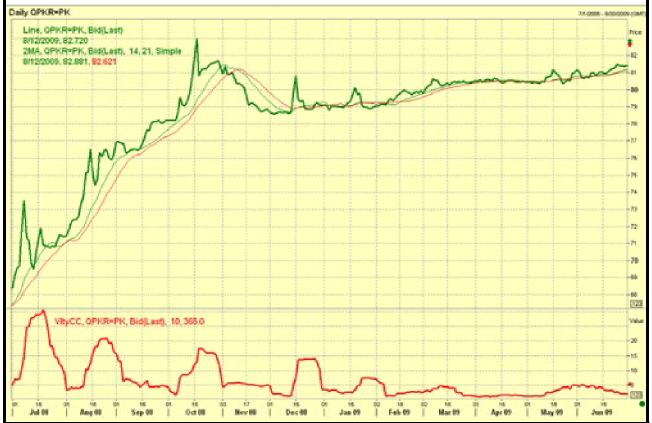

4.2 بین البینک منڈی

سال کے آغاز کے ساتھ ہی جاری حسابات کا توازن مزید بگڑ گیا نیز روپے کی قیمت میں کمی کی رفتار بھی تیز رہی۔ زرمبادلہ کی آمد کو سہارا دینے اور بازار میں احساسات کو اعتدال پر لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال09ء میں کئی اقدامات کیے، مثلاً درآمدات پر زرمبادلہ کی پیشگی بکنگ کی معطّلی، تمام اقسام کی پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے تعاون، زرمبادلہ کے بین البینک سودوں کے دورانیے میں کمی، مراسلہ اعتبار (ایل سی) پر کیش مارجن، اور درآمدات پر پیشگی ادائیگی 50 فیصد کے بجائے 25 فیصد کرنا۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کو ہدایت جاری کی کہ برآمدات کی واجب الادا رقوم جمع کرائیں۔ عرصے سے واجب الادا چلے آ رہے برآمدی بلوں کی رقوم کے حصول کی مہم سے ان بلوں کا حجم جولائی تا نومبر08ء کے دوران نمایاں طور پر کم ہوگیا۔ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے کمی اور آئی ایم ایف کے پروگرام میں پاکستان کی شمولیت سے بازارِ مبادلہ میں صورتحال بہتر ہوگئی۔ غیر ملکی کرنسیوں کی ناجائز منتقلی میں ملوث مبادلہ کمپنیوں کی تحقیقات سے بھی سٹہ بازی کے رجحانات کے خاتمے، اور روپے پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملی۔

سالانہ بنیاد پر جائزہ لیا جائے تو ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت مالی سال 2009ء کے دوران 19 فیصد گری جبکہ گذشتہ مالی سال یہ کمی 13 فیصد تھی (دیکھئے **جدول 4.3**)۔ جولائی تا اکتوبر یہ کمی زیادہ نمایاں تھی جس کے دوران روپے کی قیمت میں 4.8 فیصد کی اوسط ماہانہ کمی دیکھی گئی۔ تاہم نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف پروگرام کے اعلان کے بعد روپے کی قدر کسی حد تک یعنی 3.2 فیصد سنبھل گئی۔ مالی سال 2009ء کے بقیہ عرصے میں شرح مبادلہ نسبتاً مستحکم رہی تاہم روپے کی قدر میں آنے والی بتدریج کمی کی وجہ بازار میں رسد اور طلب کی صورتحال تھی۔ بین البینک سالانہ اوسط شرح مبادلہ 78.65 روپے فی ڈالر رہی، اس دوران 84.08 اور 68.47 روپے شرح مبادلہ جیسا اتار چڑھاؤ جولائی تا اکتوبر 2008ء کے دوران پیش آیا۔

جدول4.2: م س09ء میں روپے اور ڈالر کی مساوات میں فیصد تبدیلی
تبدیلی فیصد میں

اختتام ماہ	حتمی نرخ	ماہانہ تبدیلی	جون08ء سے تبدیلی
جولائی	71.46	-4.48	-4.48
اگست	76.48	-7.02	-11.82
ستمبر	78.16	-2.20	-14.27
اکتوبر	81.47	-4.23	-19.11
نومبر	78.83	3.24	-15.25
دسمبر	79.10	-0.34	-15.65
جنوری	79.10	0.00	-15.65
فروری	80.00	-1.14	-16.96
مارچ	80.51	-0.64	-17.71
اپریل	80.53	-0.02	-17.74
مئی	81.17	-0.79	-18.67
جون	81.46	-0.36	-19.10

سال کے دوران ایک بڑی تبدیلی یہ آئی کہ پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں بین البینک منڈی کو بتدریج واپس منتقل کردی گئیں۔ ایک مرحلہ وار منصوبے کا اعلان کیا گیا ہے جس کے مطابق اسٹیٹ بینک تیل کی درآمدات کے لیے زر مبادلہ کی فراہمی دسمبر 09ء تک بند کردے گا۔ اس حکمت عملی کے پہلے قدم کے طور پر اسٹیٹ بینک نے فروری 09ء میں بینکوں کو فرنس آئل کی خریداری، اور مخصوص 'ایم' فارم ادائیگیاں بین البینک منڈی سے کرنے کی اجازت دے دی۔ سابقہ تجربے کے برعکس منتقلی کا یہ عمل کامیاب رہا، رقوم کی ادائیگی کا یہ عمل بینکوں نے شرح مبادلہ میں زائد ردوبدل کے بغیر بآسانی پورا کرلیا۔ شیڈول کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے بقیہ زمرے اگست 09ء اور دسمبر 09ء میں بین البینک منڈی کو منتقل کردیے جائیں گے۔

جدول4.3: شرح مبادلہ کا رجحان
تغیر پذیری اور تبدیلی فیصد میں

سال	بلندترین	پست ترین	کلوزنگ	اوسط	کلوزنگ کا تغیر	تبدیلی
مالی سال05ء	61.60	57.55	59.64	59.35	2.6	-3.2
مالی سال06ء	60.45	59.57	60.22	59.87	0.9	-1.0
مالی سال07ء	61.01	60.18	60.37	60.65	1.0	-0.3
مالی سال08ء	69.75	60.30	68.40	62.68	4.0	-13.3
مالی سال09ء	84.08	68.47	81.46	78.65	6.8	-19.1

ماخذ: ڈی ایم ایم ڈی ٹرانزیکشنل رپورٹنگ اور رائٹر

اسٹیٹ بینک نے ساتھ ساتھ بین البینک منڈی کی گنجائش بڑھانے کے لیے بھی اقدام کیا تاکہ وہ بڑے حجم کا لین دین خود کرسکے۔ اس نے بینکوں کی ''زرمبادلہ کی حد اکتشاف'' ان کے ادا شدہ سرمائے کا 15 فیصد سے بڑھا کر جون 2009ء میں ادا شدہ سرمائے (خسارے سے پاک) کا 20 فیصد کردی۔ اس سے منڈی کی مجموعی حد اکتشاف 297 ملین ڈالر سے بڑھ کر 374 ملین ڈالر ہوگئی یعنی 27 فیصد اضافہ ہوگیا (دیکھئے **جدول 4.4**)۔ بحیثیت مجموعی یہ اضافہ ادا شدہ سرمائے (خسارے سے پاک) کا 12.2 فیصد بنتا ہے۔ زرمبادلہ کی حد اکتشاف معلوم کرنے کا عمل بہتر بنایا گیا اور بینکوں کو اپنی حد اکتشاف زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال کرنے ترغیب دی گئی۔

جدول4.4: منڈی کے زرمبادلہ کی حد اکتشاف کی تاریخ
ملین میں

دورانیہ	دسمبر04ء	دسمبر05ء	دسمبر06ء	دسمبر07ء	دسمبر08ء	دسمبر09ء
روپیہ	7,579	8,683	10,120	20,143	24,006	30,450
ڈالر	127.5	145.4	166.2	324.9	296.5	373.8

ماخذ: ایف ایس سی ڈی

4.3 علاقائی تناظر

عالمی معیشت میں سست رفتاری نے بہت سی دیگر علاقائی کرنسیوں پر بھی اثر ڈالا جس سے ڈالر کے مقابلے میں ان کی قدر کم ہوگئی، تاہم سب سے نمایاں کمی پاکستانی روپے اور بھارتی روپے کی قدر میں دیکھی گئی جو 19.1 فیصد اور 11.3 فیصد کم ہوگیا (دیکھئے **شکل 4.2**)۔ ملائیشین رنگٹ اور سری لنکن روپے میں بھی 7.6 فیصد اور 6.7 فیصد کمی آئی۔ دوسری طرف تھائی بھات اور بنگلہ دیش کے ٹکا کی قدر گرنے کا عمل نسبتاً کمزور رہا۔ چین علاقے کا شاید واحد ملک ہے جس کی کرنسی ڈالر کے مقابلے میں مستحکم ہوئی اگرچہ یہ معمولی سی تھی۔

شکل 4.2: م س 09ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں علاقے کی مختلف کرنسیوں کی کارکردگی

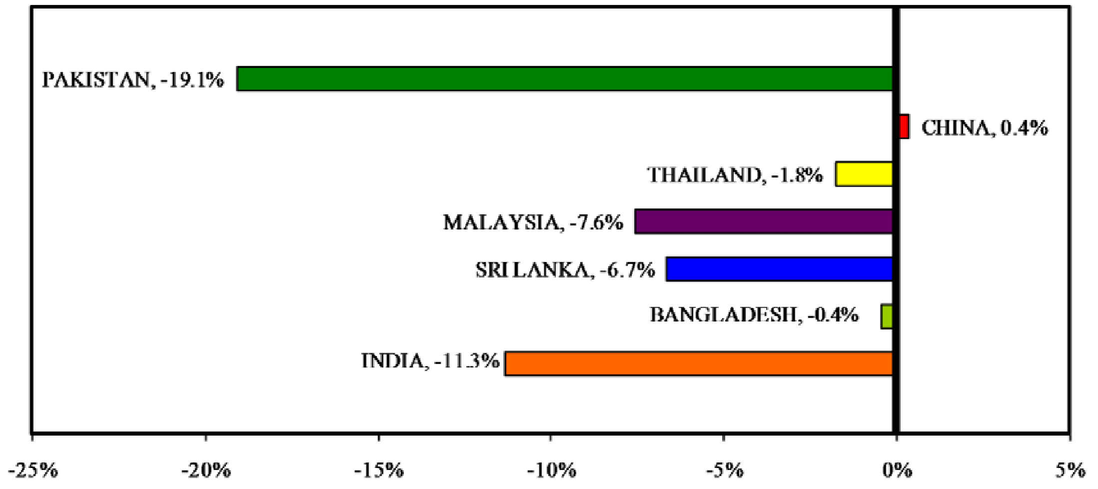

4.4 پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں میں تعاون

م س 08ء کے اواخر میں تیل کی عالمی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے نے م س 09ء کے آغاز ہی سے تیل کا درآمدی بل بڑھانا شروع کر دیا۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں تیل کے درآمدی اخراجات نمایاں طور پر بلند رہے کیونکہ اس عرصے کے دوران ہونے والی ادائیگیاں پورے م س 09ء کے تیل کے اخراجات کا 42 فیصد تھیں۔ تیل کی قیمتوں میں کمی کے اثرات پہلی سہ ماہی کے اختتام ہی پر محسوس کیے گئے۔

م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مجموعی طور پر 9,232 ملین ڈالر پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے بینکوں کو فراہم کیے جو کہ تیل کے مجموعی اخراجات کا تقریباً 90 فیصد تھا۔ گذشتہ مالی سال بینکوں کو 8,951 ملین ڈالر دیے گئے تھے یعنی اِس بار 281 ملین ڈالر زائد دیے گئے (دیکھئے جدول 4.5)۔

جدول 4.5: م س 08ء اور م س 09ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں
ملین ڈالر میں

	مالی سال 09ء			مالی سال 08ء		
ماہ	اسٹیٹ بینک کا حصہ	بینکوں کا حصہ	مجموعہ	ماہ	اسٹیٹ بینک کا حصہ	بینکوں کا حصہ
جولائی 08ء	1,141	105	853	جولائی 07ء	786	66
اگست 08ء	1,498	0	619	اگست 07ء	480	139
ستمبر 08ء	1,554	0	566	ستمبر 07ء	425	141
اکتوبر 08ء	1,170	0	671	اکتوبر 07ء	512	159
نومبر 08ء	740	0	916	نومبر 07ء	702	215
دسمبر 08ء	690	0	934	دسمبر 07ء	824	109
جنوری 09ء	503	0	862	جنوری 08ء	602	260
فروری 09ء	328	133	860	فروری 08ء	728	132
مارچ 09ء	294	182	893	مارچ 08ء	740	154
اپریل 09ء	368	179	1,224	اپریل 08ء	924	301
مئی 09ء	366	167	1,461	مئی 08ء	1,266	195
جون 09ء	581	233	1,174	جون 08ء	963	211
مجموعہ	**9,233**	**999**	**11,03**		**8,952**	**2,082**

4.5 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

پہلی بار اگست 07ء میں سامنے آنے والی مالی افراتفری مارچ 08ء میں اپنے عروج کو پہنچ گئی اور م س 09ء کے آغاز پر یہ طاقتور ہو رہی تھی۔ مکانات کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں مکاناتی منڈیوں میں سیالیت کم ہوگئی جس سے متعلقہ اثاثوں اور رہن شدہ تمسکات کی قیمتیں بھی تیزی سے گرنے لگیں۔ اثاثوں والی تمسکات (ABS) اور رہن شدہ تمسکات (MBS) کی منڈیوں کے انجماد سے اثاثوں کی قیمت گرنے لگی اور مالی اداروں، بالخصوص مغرب کے مالی اداروں، کی نفع یابی کم ہونے لگی اور اس کا اثر ان کی بیلنس شیٹس پر ظاہر ہونے لگا۔ نتیجتاً مالی ادارے دیوالیہ ہونے لگے جس کے بعد قرض گاری کی شرائط سخت کی جانے لگیں، اس طرح معاشی سرگرمیوں میں سست روی کا ثانوی مرحلہ شروع ہوگیا۔ سست رفتار معاشی سرگرمیوں کے ازالے کے لیے عالمی سطح پر زبردست کوششیں کی گئیں جن کے دوران دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے قرضہ منڈیوں کو سہولت دینے اور مالی منڈیوں میں سیالیت کی بحالی کی غرض سے پروگرام شروع کیے۔ فیڈرل ریزرو، یورپین سینٹرل بینک، بینک آف انگلینڈ، اور بینک آف جاپان کے اقدامات اس سلسلے میں خاص طور پر قابل

ذکر ہیں۔ان اقدامات میں پالیسی ریٹس میں کمی، اثاثوں کی خرید کے منصوبے اور مالیاتی مہمیز کے پیکیج شامل ہیں۔ان اقدامات کا مقصد یہ تھا کہ قرضہ منڈیاں سہولت پائیں، اور صرفے کا رجحان بحال کیا جائے جو کہ مکاناتی اور سرمایہ منڈیوں کی تباہی سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔

م س09ء کے آغاز پر اسٹیٹ بینک کو بھاری بھرکم درآمدی بل کا سامنا تھا۔ جولائی میں تیل کی عالمی قیمتیں بلند ترین سطح پر تھیں اور پہلی سہ ماہی کے دوران یہ 100 ڈالر کے نشانے سے بالا رہیں۔ دوسری طرف کارکنوں کی ترسیلات اور برآمدات میں کمی، اور پیٹرولیم مصنوعات کی لازمی درآمد کی صورت میں بلند اخراجات نے جاری حسابات کے خسارے میں زبردست اضافہ کر دیا اور ادائیگیوں کا توازن بری طرح متاثر ہوا۔ پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ کے ذخائر 6 ارب ڈالر کی نچلی سطح تک گر گئے۔اس موقع پر ادائیگیوں کے توازن کی ضروریات کے لیے اور سخت دباؤ میں آئی ہوئی منڈی میں رقوم لانے کے لیے سیال کرنسی کی اشد ضرورت تھی چنانچہ بیرونی طور پر چلائے جانے والے معینہ آمدنی جزدان کو جزواً بے سرمایہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔م س09ء کی دوسری سہ ماہی میں زرمبادلہ کے ذخائر کا ایک حصہ مذکورہ جزدان سے بے سرمایہ کرلیا گیا۔ مالی منڈی کے تلاطم اور سیالیت کی مجموعی صورتحال کی وجہ سے ابتدائی لاگت کا اندازہ 3 فیصد سے زائد تھا تاہم بے سرمایہ کاری کے بہتر انتظام سے اسے 2.1 فیصد تک لایا گیا۔م س09ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام پر جو عالمی مالی حالات تھے اور قرضوں کا جو تفاوت عام تھا اسے دیکھتے ہوئے یہ ایک قابل تعریف کارنامہ تھا۔نومبر 08ء کے اواخر میں آئی ایم ایف نے پاکستان کے لیے اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کی صورت میں تعاون فراہم کیا جس سے 3.1 ارب ڈالر کی اضافی رقم دستیاب ہوئی اور ذخائر 2008ء کے اختتام تک 9.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔م س09ء کی دوسری سہ ماہی میں تیل کی قیمتیں 100 ڈالر سے گر گئیں، اس موقع پر کمزور پڑتی عالمی معیشت کے پیش نظر توقع پیدا ہوئی کہ تیل کی قیمتیں تھوڑا اور گر کر استحکام حاصل کرلیں گی جس سے اسٹیٹ بینک کو اپنے ذخائر بحال کرنے کا موقع مل جائے گا۔

مالی بحران اور گھٹتے ہوئے ذخائر کے باوجود استعداد کاری کے اقدامات شعبہ جاتی اور کلسٹر کی سطح پر جاری رہے۔افرادِ کار کی صلاحیتوں میں اضافے کی غرض سے ویب پر مبنی تربیتی ماڈیولز، ذاتی مطالعے اور اپنے کام سے متعلق پیشہ ورانہ سرٹیفکیٹس کے حصول کی حوصلہ افزائی کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ 90 فیصد کے لگ بھگ عملے نے پیشہ ورانہ سرٹیفکیٹس کے لیے عالمی سطح کے معروف اداروں سی ایف اے اور ایف آر ایم وغیرہ کے پاس اندراج کرا لیا ہے۔اس کے علاوہ انتہائی تخصیصی وظائف پر خالی اسامیاں پُر کرنے کے لیے جونیئر سطح پر اہل پیشہ ور افراد کا حصول بھی جاری رہا۔

م س09ء کے دوران سرمایہ کاری جزدان کے بہتر انتظام کے ذریعے بینک کی نفع یابی میں اضافہ کیا گیا۔ دوران سال مجموعی ذخائر پر خام منافع 2.31 فیصد رہا جو اپنے نشانے سے معمولی سا بہتر ہے۔ یہ اگرچہ م س08ء کے 4.9 فیصد سے کم ہے تاہم اگر اس حقیقت کو پیش نظر رکھیں کہ دنیا بھر میں شرح سود صفر ہو چکی تھی تو مذکورہ تناسب کا حصول خاصا نمایاں کارنامہ سمجھا جائے گا جو کلسٹر اسٹرکچر کے ذریعے اور ٹیم کی بہترین صلاحیتوں کی بنا پر ممکن ہوا۔ کثیر ملکی پروگراموں کے توسط سے غیر ملکی کرنسی کی آمد اور پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں اعتدال پر آنے سے امید ہے کہ مرکزی بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اگلے سال نمو آئے گی۔ ذخائر کی صورتحال مستحکم ہونے سے اثاثوں کی کلسٹر وسائل کے ذریعے تقسیم کا از سرِنو جائزہ لیا جائے گا اور منافع بہتر بنانے کے عالمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خطرات سے مناسب گریز کا بھی لحاظ کیا جائے گا۔

4.6 کارکنوں کی ترسیلات

اسٹیٹ بینک نے دیگر وابستہ عناصر کے ساتھ مشورے سے جو کوششیں کیں ان کے نتیجے میں مجموعی ترسیلات م س09ء میں 7.8 ارب ڈالر کی تاریخی سطح پر جا پہنچیں جو کہ م س08ء کی ترسیلات پر 21 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہیں۔

ترسیلات کے حوالے سے ایک اور بڑا اقدام وفاقی حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے پاکستان رمٹنس انی شیٹو (پی آر آئی) کا آغاز ہے۔امید ہے کہ یہ اقدام کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کے حوالے سے بنیادی تبدیلی لائے گا اور پاکستانی تارکین کو رقومات وطن بھجوانے میں سہولت دے گا۔ پاکستانی بینکوں کی بیرون ملک شاخیں ناکافی ہیں، اور جو شاخیں ہیں ان کی مارکیٹنگ کمزور ہے۔ یہ دونوں مسائل ترسیلات کے بہاؤ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔اس تناظر میں مالی ترغیبات کی ایک اسکیم غیر ملکی شاخوں کے لیے شروع کی جارہی ہے جس سے ان کی مارکیٹنگ کو بہتر بنایا جائے گا۔اس اسکیم میں کارکردگی کو بنیاد بنایا گیا ہے، یعنی کوئی بینک جتنی زیادہ ترسیلات جمع کر پائے گا، اتنے ہی زیادہ مالی فوائد اسے ملیں گے۔ کسی خاص علاقے سے ایک سال میں کم از کم 100 ملین ڈالر پاکستان بھیجنے کی صورت میں بینک ترغیباتی اسکیم کے دائرے میں آجائے گا۔ ’’پی آر آئی‘‘

ترسیلات کا نظام بنانے کی غرض سے لایا گیا ہے تاکہ بھیجی جانے والی ترسیلات کی ملکیت طے کی جا سکے۔ اس سلسلے میں:

- اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس مقصد کے حصول اور اس پر عمل درآمد کے لیے سینیئر حکام اور دیگر مطلوبہ عملے پر مشتمل ٹیم تعینات کرے گا۔
- وزارت خزانہ اسٹیٹ بینک کے توسط سے وہ مطلوبہ فنڈز فراہم کرے گی جو" پاکستان ریمٹینس انی شیے ٹیو" کو اپنی سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے درکار ہوں گے، نیز وہ ترسیلات کی آمد بڑھانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔
- ایک مشاورتی گروپ بھی بنایا جائے گا جو پی آر آئی کا مقصد پورا کرنے کے لیے دیگر متعلقہ فریقوں کے مشورے سے حکمت عملی وضع کرے گا۔
- ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارہ بنایا جائے گا جو پی آر آئی کے شروع کیے گئے کام کو جاری رکھے گا۔

ہفتے کے ساتوں دن اور چوبیس گھنٹے فوری رابطہ فراہم کرنے کے لیے کال سینٹرز قائم کیے گئے ہیں جو اپنا کام شروع کر چکے ہیں۔ تمام پاکستانی تارکین اور ان کے اہل خانہ بینکوں کی ترسیلاتی خدمات کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں اور اپنی شکایات ان کال سینٹرز پر درج کرا سکتے ہیں۔ پی آر آئی کوشش کر رہا ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے تارکین وطن کو یہ خدمات بلا معاوضہ ملیں، تاہم فی الحال یہ خدمات صرف شمالی امریکہ میں مقیم تارکین وطن کو دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ ترسیلات کے لین دین سے متعلق امور پر زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک جامع ویب سائٹ **www.pri.gov.pk** بھی بنائی گئی ہے۔ مزید برآں، ترسیلات بھیجنے کے خواہش مند افراد کی رہنمائی کے لیے ویب سائٹ پر ایک لوکیٹر (locator) دیا گیا ہے جس کے ذریعے وہ قریب ترین بینک تک پہنچ سکتے ہیں۔

ابتدائی مرحلے میں پی آر آئی نے پانچ بڑے بینکوں کے گروپ پر توجہ مرکوز رکھی ہے اور ان بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے مشورے سے اس امر کے تمام ضروری انتظامات کر لیے ہیں کہ رقومات موصول ہوتے ہی وہ انہیں ترسیلات کے وصول کنندہ کے بینک اکاؤنٹ میں فوراً منتقل کر دیں۔ اسی طرح ان بینکوں نے نقد رقم کی کاؤنٹر پر فوری ادائیگی کے بھی انتظامات کر لیے ہیں۔

ترسیلات کے لین دین کے بین البینک تصفیے میں تاخیر کا مسئلہ حل کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے ایک طریقہ کار بنایا ہے جس کے تحت بینک دن میں دو بار ایک دوسرے کو ان بینک اکاؤنٹس سے مطلع کریں گے جن میں موصولہ ترسیلات منتقل کی جاتی ہیں، جبکہ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کے ذریعے رقوم معلومات کے تبادلے کے ساتھ ہی بیک وقت منتقل ہو جائیں گی۔

اسٹیٹ بینک نے ایک اور طریقہ کار بھی متعارف کرایا ہے جس کے تحت اگر بینک ترسیلات کی رقم کی ادائیگی میں تاخیر کریں گے تو وصول کنندہ کو ہرجانہ دیں گے۔ شکایات سے نمٹنے کا ایک جامع طریقہ کار بھی وضع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک ترسیلات کی خدمات کے دائرے میں ٹیکنالوجی کا کردار بڑھانے کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

4.7 مبادلہ کمپنیاں

ہنڈی/ حوالہ کا کاروبار کرنے والوں اور زرمبادلہ کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کے لیے مس09ء میں اسٹیٹ بینک نے وزارت داخلہ سے قانونی اقدامات کی درخواست کی۔ چنانچہ ایف آئی اے نے ایک خصوصی مہم شروع کی اور زرمبادلہ کے کاروبار میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث کئی مبادلہ کمپنی آپریٹرز کو گرفتار کیا۔ ایف آئی اے کے اقدامات کے نتائج کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قبل ازیں غیر دستاویزی ذرائع سے منتقل کی جانے والی ترسیلات کا رُخ اب رسمی ذرائع کی جانب ہو گیا ہے۔ مس09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے:

منی لانڈرنگ کے خلاف اقدامات، صارف کی ذاتی معلومات جاننے اور درست دستاویزات کا حصول یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ اپنے صارفین سے لین دین میں دستاویزات مکمل ہونے اور حتی الامکان احتیاط کو پیش نظر رکھیں کیونکہ یہ باتیں صارف کی ذاتی معلومات (KYC) کے ضوابط کی ذیل میں آتی ہیں۔ نیز یہ کہ انہیں ترسیلات کے وصول کنندہ کی ٹھیک ٹھیک جانچ پڑتال اور اپنا مکمل اطمینان کر لینا چاہیے۔ یہ بات بھی دہرائی گئی کہ اگر کوئی کمپنی اسٹیٹ بینک کے عمومی قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی میں، اور خصوصاً غیر دستاویزی لین دین میں ملوث پائی گئی تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا جو اجازت نامے کی معطلی یا منسوخی بھی ہو سکتا ہے۔

مبادلہ کمپنیوں سے ان کے ذیلی اداروں کے سرٹیفکیٹس کا حصول۔ تمام مبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ تمام برانچوں، سی ای پی، فرنچائز اور ادائیگی کے بوتھس کا برمقام جائزہ لے

کر دیکھیں کہ آیا تمام لین دین کی دستاویزی تفصیل موجود ہے اور آیا اسٹیٹ بینک کے قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کی جارہی ہے۔ مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا کہ وہ اس جائزے کے سرٹیفکیٹس سی ای او اور تمام کمپنی ڈائریکٹروں کے دستخطوں کے ہمراہ 31 اکتوبر 2008ء تک جمع کرا دیں۔

مجاز غیر ملکی کرنسیوں کی برآمد کے حوالے سے اضافی شرائط۔ مبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی گئی کہ (i) کرنسی لے جانے والے تمام افراد (کیریئرز) مبادلہ کمپنیوں کے اپنے ملازم ہونے چاہئیں، اور (ii) مبادلہ کمپنیوں پر لازم ہے کہ وہ ہر برآمدی کھیپ کی روانگی سے قبل بیرون ملک ادارے کے ساتھ سودے کو حتمی شکل دیں۔ مجاز غیر ملکی کرنسی برآمد کرنے کی ہر درخواست کے ساتھ اس سودے کا برقی ثبوت یعنی ٹکٹ (جس میں مرسل الیہ کا نام، پتہ، سودے کی تفصیل، رقم، شرح مبادلہ وغیرہ درج ہو) ساتھ ہونا چاہیے۔

م س 09ء کے دوران زرمبادلہ کے ضوابط میں ہونے والی تبدیلیاں

مراسلہ اعتبار کی بنیاد پر درآمد کے بدلے پیشگی ادائیگی۔ ناقابل تنسیخ مراسلہ اعتبار کے عوض سو فیصد پیشگی ادائیگی کی سہولت اور فرم کی رجسٹریشن کا معاہدہ دکھانے کی شرط تبدیل کرتے ہوئے پیشگی ادائیگی کو 50 فیصد تک محدود کر دیا گیا۔ بعد ازاں اسے مزید کم کرتے ہوئے مراسلہ اعتبار کے عوض مصنوعات کی ایف او بی یا سی ایف آر ویلیو کا 25 فیصد کر دیا گیا۔

فارورڈ کور کی سہولت۔ مجاز ڈیلروں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کا فارورڈ کور تسلسل کی بنیاد پر فراہم کر سکتے ہیں۔ تمام اقسام کی درآمدات کے لیے جولائی 08ء سے یہ سہولت عارضی طور پر معطل کر دی گئی۔

پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں۔ مجاز ڈیلروں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ فرنس آئل کی درآمد اور ترسیلات سے متعلق بین البینک منڈی سے زرمبادلہ کی تمام خریداریاں کر سکتے ہیں جس کے لیے انہیں اسٹیٹ بینک کے شعبہ مبادلہ پالیسی سے خصوصی اجازت فراہم کی گئی تھی۔ یکم اگست 09ء سے مذکورہ بالا سہولت کے علاوہ، ڈیزل اور دیگر صاف شدہ مصنوعات کی درآمد سے متعلق زرمبادلہ کی تمام خریداریاں بین البینک منڈی سے کی جارہی ہیں۔ تاہم اسٹیٹ بینک صرف خام تیل کی درآمد کے لیے بینکوں کو زرمبادلہ فراہم کرتا رہے گا۔

دواؤں کے برآمد کنندگان کی برآمدی رقوم کے امساک کی حد میں اضافہ۔ دواؤں کی برآمد سے حاصل ہونے والی رقوم کے امساک کی حد 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دی گئی ہے۔

ایشین کلیئرنگ یونین کا طریقہ۔ ایشین کلیئرنگ یونین (اے سی یو) یورو کو اے سی یو کی ثانوی کرنسی کی حیثیت سے ڈالر کے ساتھ یکم جنوری 09ء سے شامل کر لیا گیا ہے۔ اے سی یو یورو قدر وقیمت میں ایک یورو کے مساوی ہوگی۔ اس طرح اے سی یو طریقہ کار کے تحت کیے جانے والے لین دین، اے سی یو ڈالر (اے سی یو ڈی) کے ساتھ ساتھ، اے سی یو یورو میں ظاہر کیے اور چکتائے جاسکیں گے۔ مزید برآں، بینکوں کو بروقت ادائیگی یقینی بنانے کی غرض سے اپنے اکاؤنٹس میں مناسب کافی رقم رکھنے کے لیے مجاز ڈیلروں کو اپنی صوابدید پر اور باہمی طے شدہ شرائط کے مطابق اے سی یو ڈی اور اے سی یو ای اکاؤنٹس پر سود کی ادائیگی/ وصولی کی اجازت دی گئی ہے۔